احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 19 مئی 2011ء

روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 19 مئی 2011 ء 15 جمادی الثانی 1432 ہجری 19 ہجرت 1390 ہش جلد 96-61 نمبر 114

ترتیب وار

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور نماز جمعہ میں آنے کے حساب سے بیٹھیں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا۔ پھر انہوں نے کہا چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے دور نہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب التھجیر حدیث نمبر:1084)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہوسکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اُس سے ہوسکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن واحسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہوجائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجُز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی............ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حقِ پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دِل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دِل میں بیٹھ جائے اور دِل اُسی پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیم کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حُکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اُس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہُنر نہیں۔ مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اور جو شخص یہ عبادت بجالاتا ہے تب تو اُسکے اِس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے جس کا نام انعام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ دعا سکھلاتا ہے..........یعنی اے ہمارے خدا ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ہے اور اپنی خاص عنایات سے مخصوص فرمایا ہے۔ حضرت احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہوجاتی ہے تو اُس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دُوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22ص 54)

وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’نماز ہر ایک (-) پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرما دی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپؐ نے اِس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اُسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اُس کی عظمت اور اُس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مَذلّت اور فروتَنی سے اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا اُس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اُس مَسئُول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ اُس کی عظمت اور جلال کا اِظہار کر کے اُس کی رحمت کو جنبش دلانا۔ پھر اُس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ اِنسان ہر وقت محتاج ہے اُس سے اُس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اُس کے فضل کا اُسی سے خواستگار ہو......خدا تعالیٰ کی محبت اُسی کا خوف، اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔ اور یہی دین ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد3ص188)

مشعل راہ

جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2004ء میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صد ہا روپیہ خرچ کریں۔ اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے۔ جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے......... جو ہمیں مدد دیتے ہیں۔ آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔''

(تبلیغ رسالت جلد 8 صفحہ 66)

جماعت میں بہت سے خاندان اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے بزرگوں کی ایسی قربانیوں اور مدد کی وجہ سے وہ آج مالی لحاظ سے کہیں کے کہیں پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی نسلوں کو بھی دینی اور دنیاوی لحاظ سے خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ قربانیوں کے یہ معیار قائم رکھیں اور قائم رکھتے چلے جائیں اور اپنی نسلوں میں بھی اس کی عادت ڈالیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے.......... اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھادیا کرتے ہیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 418-419)

پھر فرمایا: ''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنی دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''۔

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

(روزنامہ الفضل 5 مئی 2004ء)

غزل

ظلمت کا ہر صورت ختم اجارہ ہو
چاہے ایک دیا ہی کیوں نہ جلتا ہو

چھوڑیں گر یہ تنگ نظری کی پگڈنڈی
امن و سکوں کا رستہ بہت کشادہ ہو

لوٹ آئے جو گلشن کا بے ساختہ پن
شاخ پہ کوئی پرندہ بیٹھا گاتا ہو

کرتے جائیں بے شک اونچی دیواریں
لیکن ان میں چھوٹا سا دروازہ ہو

کاش معطر ہو خوشبو سے یہ ماحول
گلدستے میں جو بھی پھول ہو تازہ ہو

سب کی عزت، حُرمت یہاں برابر ہو
انسانوں کا چاہے کوئی عقیدہ ہو

آئے کوئی دسمبر ایسا بھی قدسؔی
جس میں شان و شوکت سے پھر جلسہ ہو

عبدالکریم قدسی

محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کی سرگزشت ''سفرحیات'' پڑھ کر

اہلِ قلم جو تھامے کھڑے تھے تھکن کا جام
ان کو نئے سفر کے لئے حوصلہ ملا
کرتا ہوں اعترافِ حقیقت بصد نیاز
''سفر حیات'' پڑھ کے نیا ولولہ ملا

عبدالکریم قدسی

ا۔شافی

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی

والدہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کا ذکر خیر

قسط دوم آخر

میرے پھوپھا جان ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب چونکہ دل کے مریض تھے اس لئے پھوپھی جان ان کے آرام کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ان کے کاموں میں بھی معاون و مددگار رہتیں۔ اپنی ذہانت اور دوراندیشی کی وجہ سے کلینک کا حساب کتاب، زمینوں کا حساب اور معاملات خود طے کرلیتیں تاکہ آپ کے شوہر پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔

ان سارے کاموں کے ساتھ بحیثیت صدر لجنہ میرپور خاص بھی فرائض سرانجام دیتیں۔ شروع میں میرپورخاص کی جماعت چند گھرانوں پر مشتمل تھی۔ آپ اپنے ڈھولن آباد والے رہائشی مکان میں جہاں آجکل فضل عمر میڈیکل سینٹر ہے اجلاس وغیرہ کروا لیتیں۔ لجنہ کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال ہوتا آپ کی انتہائی کوشش ہوتی کہ تمام ممبرات اور ناصرات دین کی تعلیم سے واقف ہوں قرآن کا ترجمہ سیکھیں، خود کلاسز لگاتیں۔ رمضان کے بابرکت مہینہ میں درس کا انتظام کرتیں اور اپنے گھر سے ہی بیت الذکر میں افطاری کا انتظام کروادیتیں۔ آہستہ آہستہ جماعت بڑھتی گئی تو اس کے مطابق اللہ تعالیٰ بڑے گھر کا بھی انتظام کردیا اور لجنہ کے اجلاس آپ کے دوسرے رہائشی مکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہونے لگے۔ گھر کے ساتھ بڑے لان کی سہولت کی وجہ سے لجنہ اور ناصرات کے اجتماعات اور کھیلیں بھی منظّم طور پر باقاعدگی سے کروائی جانے لگیں۔ مینا بازار اور نمائش کا بھی انتظام کیا جاتا۔

پھر خلفاء کرام کی دعاؤں اور آپ کے شوہر ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی کی کوشش سے جماعت کو آپ کے گھر کے ساتھ والا مکان جماعتی سینٹر اور گیسٹ ہاؤس کے طور پر خرید نے کی توفیق ملی۔ جہاں لجنہ کے لیے جمعہ کی نماز پڑھنے کی سہولت بھی ہوگئی اور لجنہ و ناصرات کے دیگر پروگرام بھی وہاں کراوئے جانے لگے

1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کے شاندار پروگرام آپ نے تین دن مرتب کروائے۔ ضلع کی ممبرات بھی پورے دن کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ جب تک گیسٹ ہاؤس میں خادم بیت کا انتظام نہ ہوگیا اس وقت تک اس کی نگرانی اور مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کرتی رہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد، جماعت کے معززین، ناظر صاحبان اور مربیان سلسلہ کے لیے آپ کا گھر ہر وقت کھلا رہتا اور ان کے آرام اور ان کی مہمان نوازی خلوص دل سے کرتیں۔ خاندان مسیح موعود کی خواتین جب بھی سندھ کے دورہ پر تشریف لاتیں تو آپ سے ضرور ملاقات کرتیں اور آپ کو آپا سلیمہ کہہ کر پکارتیں اور کافی احترام دیتیں۔

آپ بیان کرتی تھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قبل از خلافت جب سندھ کے دورہ پر تشریف لاتے تو آپ کے ڈھولن آباد والے مکان میں جو چھوٹا ہی تھا آپ کے پاس بے تکلفی سے ٹھہرتے۔ آپ کو آپا سلیمہ ہی کہہ کر پکارتے، چونکہ آپ کے چھوٹے بھائی کریم احمد نعیم صاحب حضور کے بچپن کے دوست تھے اس کا ذکر حضور انور نے ایک موقع پر چلڈرن کلاس میں بھی فرمایا۔

خلفاء سے عقیدت اور محبت

سلیمہ بیگم اور ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی کو اپنے مقدس خلفاء سے والہانہ عقیدت تھی۔ ان کے ہر حکم پر لبیک کہنا آپ دونوں کا وصف تھا اور یہی وصف آپ نے اپنے بیٹے میں بھی حد درجہ پیدا کیا۔ جس کی شہادت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کلمات میں ذکر فرمایا:

”خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق بے انتہاء تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ سرتاپا خلافت کے جاں نثار اور فدائی تھے اور میرے بہترین ساتھیوں میں سے تھے“۔

ان دونوں میاں بیوی کو اپنے مقدس خلفاء کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ جات سندھ کے مواقع پر دونوں کو مہمان نوازی کا شرف ملتا رہا۔

آپ بیان کرتی تھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب سندھ کے دورہ پر تشریف لاتے تو میرپورخاص سے سٹیٹس کی طرف لوپ لائن ٹرین کے ذریعہ تشریف لے جاتے۔ اس موقع پر آپ کو حضور اور دیگر قافلہ کے مہمانوں کا ناشتہ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوتی۔ ناشتہ تیار کروا کر خدام کے ذریعہ ٹرین میں ہی پیش کیا جاتا۔ آپ اور ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب بھی قافلہ میں شامل ہوجاتے۔ سلیمہ بیگم صاحبہ کی اکثر ناصر آباد میں خواتین کی حضور سے ملاقات کے وقت ڈیوٹی ہوتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دو مرتبہ آپ کے ڈھولن آباد والے مکان میں تشریف لائے۔

چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1951ء میں سٹیٹس کے دورہ پر سندھ تشریف لائے تو مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی اور سلیمہ بیگم نے انہیں میرپورخاص پہنچنے پر ناشتہ پیش کرنے اور واپسی پر کھانا اور شام کی چائے کا انتظام میرپورخاص سٹیشن پر کرنے کی اجازت چاہی جو حضور نے ازراہِ شفقت قبول فرمائی۔

1952ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سندھ کے دورہ پر تشریف لائے تو سٹیٹس کے دورے سے واپسی پر میرپورخاص میں شام کی چائے اور کھانے کی دعوت کی منظوری کے لیے سلیمہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کی خواہش پر خود حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دعوت کی اجازت چاہی۔ ان دنوں آپ کے شوہر ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی دل کے حملہ کی وجہ سے بیمار تھے۔ حضور نے کمال شفقت سے منظوری عطا فرمائی۔ ڈھولن آباد والے مکان میں حضور کی چائے کا انتظام کیا گیا۔ معززین شہر کو مدعو کیا گیا۔ آپ بیان کرتی تھیں کہ اس سفر کے دوران حضور کے ہمراہ سیّدہ ام وسیم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ آپ کی چھوٹی بیٹی محترمہ امۃ المصور صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تھے۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ اس دعوت میں شمولیت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ازراہِ شفقت ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی کی عیادت کے لیے گھر کے اندر تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب کے سر پر ہاتھ پھیرا اور تسلی دی اور فرمایا: ”آپ اٹھ کر چلنے کی کوشش کریں لیٹے نہ رہیں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہوجائیں گے“۔

حضور کی دعاؤں کے طفیل ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی کو دل کی بیماری کے باوجود ایک لمبی عمر عطا ہوئی اور جماعت کی خدمت اور خدمت خلق کی بھی خوب توفیق ملی۔

سلیمہ بیگم صاحبہ کہا کرتی تھیں: ”میری خوشی کی انتہا نہ تھی کہ حضور مع حرم میرے گھر پر تشریف لائے ہیں“۔

یہ حضور کے قدموں ہی کی برکت تھی کہ اس چھوٹے سے مکان میں کھولی ہوئی ڈسپنسری ایک مکمل ہسپتال بن گئی۔ اس کا نام ابتداء میں حضور ہی کی منظوری سے ”فضل عمر الیکٹرو ایکسرے کلینک“ رکھا گیا تھا، بعد میں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی نے ہسپتال کا نام بھی ”فضل عمر میڈیکل سینٹر“ رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی جب کبھی سندھ دورہ پر تشریف لاتے تو آپ دونوں میاں بیوی کو خوب خدمت کی سعادت نصیب ہوتی۔ حضور دو مرتبہ 1966ء اور 1980ء میں میرپورخاص تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ آپ کے شوہر ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب نے میرپورخاص شہر کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی اسی طرح اپنے مکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن کا بھی سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی۔ حضور نے ازراہِ شفقت قبول فرمائی۔ جب 1980ء میں حضور میرپورخاص تشریف لائے تو سیٹلائٹ ٹاؤن والے مکان میں ہی شہر کے معززین کو حضور سے ملاقات کے لیے مدعو کیا گیا اور احباب جماعت سے بھی ملاقات کروائی گئی۔ حضور نے اس مکان کی تکمیل پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ گھر کے اندر ڈائننگ ہال میں کھانے میں شرکت فرمائی۔ اس سفر میں حضور کے ساتھ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تشریف لائے۔ واپسی پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خط لکھا کہ ”آپ کو مبارک ہو حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے اور فرمایا کہ تھوڑے وقت میں سب کام خیر و خوبی انجام پا گئے۔“ حضور کے ساتھ بیگم صاحبہ بھی تشریف لائی تھیں جن سے خواتین کی ملاقات بھی کروائی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دو دفعہ 1983ء اور 1984ء میں میرپورخاص تشریف لائے۔ اس موقع پر بھی معززین شہر کو حضور سے ملاقات کے لیے مدعو کیا گیا۔ آپ کے مکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں حضور سے احباب جماعت اور معززین شہر کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح بیگم صاحبہ سے بھی خواتین کی آپ نے ملاقات کروائی۔

1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ مذاکرہ بھی منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مہمانوں نے شرکت کی اور سوالات کئے۔ یہ مذاکرہ اللہ کے فضل سے بے حد کامیاب رہا۔

میری پھوپھی جان خلفاء کرام اور مسیح موعود کے خاندان کے افراد کے کھانے وغیرہ کا انتظام اپنی نگرانی میں کرواتی تھیں اور ہر ممکن احتیاط سے کام لیتیں۔ میری بھی اس سلسلہ میں بہترین راہنمائی فرماتیں اور کھانے کا مینیو سیٹ کرنے میں

میری مدد کرتی تھیں۔ مہمانوں کے لیے خصوصی دعائیں بھی کرتی تھیں اور صدقہ بھی دیتیں، مجھے اور ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔

1997ء میں آپ کے بیٹے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپورخاص وتھر منتخب ہوئے۔ اس سے پہلے انہوں نے بحیثیت سیکرٹری امور عامہ میرپورخاص، قائد علاقہ خدام الاحمدیہ و نگران صوبہ سندھ مجلس خدام الاحمدیہ بھی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے لیے آپ بہت دعائیں کرتیں اور مفید مشوروں سے نوازتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے بحیثیت ناظر اعلیٰ جب سندھ کے دورہ پر تشریف لاتے تو کچھ وقت میرپورخاص میں قیام فرماتے۔ حضرت بیگم صاحبہ اور بعض دفعہ بچے بھی ساتھ ہوتے۔ اس موقع پر ہم سب دلی فرحت محسوس کرتے۔ سال میں ایک یا دو مرتبہ ہمیں اس موقع کا ضرور انتظار رہتا۔ پھوپھی جان کو بھی بے حد خوشی ہوتی اور باوجود کمزوری صحت کے خدمت کے اس موقع کو ضائع نہ کرتیں۔ میری بھی مختلف امور میں راہنمائی فرماتی رہتیں۔

اپریل 1998ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سندھ کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ وفات کی اطلاع ملتے ہی آپ فوری میرپورخاص تشریف لے آئے اور جنازہ پڑھایا۔ اس وقت بھی پھوپھی جان نے یہ صدمہ بڑے حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔ اپنے شوہر کی بیماری کے دوران بھی آپ نے پٹی سے لگ کر اپنے شوہر کی خدمت کی اور وہ وقت بھی صبر وشکر سے گزارا۔ آپ کی زبان سے کبھی بھی بے صبری کے کلمات نہیں سنے۔ آپ اپنے آپ کو تلاوت قرآن پاک، مطالعہ کتب اور MTA کے پروگراموں میں مصروف رکھتی تھیں۔ کسی تکلیف یا اپنی بیماری کا بے جا اظہار نہ کرتیں بلکہ دعاؤں میں مصروف رہتیں۔

2001ء میں جب مجھے بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ میرپورخاص خدمت کی توفیق ملی تو میری بھی ہر ممکن راہنمائی فرماتیں اور دعاؤں سے مدد کرتیں، میرے بچوں کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتیں۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا بچوں کو حساب اور اردو کے مضامین میں مدد کرتیں، تاریخ اور جغرافیہ کا بھی کافی علم تھا۔ بچوں کو بہت پیار دیتیں، ان کے ساتھ لڈو کھیلتیں، کہانیاں سناتیں اور لطیفے بھی سناتیں جن سے بچے بہت محظوظ ہوتے۔ باوجودیکہ صحت کافی کمزور ہوچکی تھی لیکن پھر بھی ہمت نہ ہارتی تھیں، مجھے شوریٰ پر جانا ہوتا تو ملازمین سے اپنی نگرانی میں کام کروا لیتی تھیں، میری بیٹی کو بھی ساتھ گھر کے کاموں میں لگا لیتیں اس طرح اس کی بھی گھر کے کاموں میں دلچسپی بڑھتی اور کہتیں کہ تمہارے جانے سے اس بچی کی ٹریننگ ہوجاتی ہے۔ ملازمین سے آپ کا بہت اچھا سلوک ہوتا، ان سے نرمی سے بات کرتیں اور سختی نہ کرتیں۔ ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھتیں۔ اکثر پرانی کام کرنے والی عورتیں آجاتیں آپ ان کی بھی ضرور مدد کرتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کی شدید خواہش تھی کہ حضور سے ملاقات کریں۔ اس کے لیے 2005ء میں آپ جلسہ سالانہ کے موقع پر لندن گئیں۔ ہماری خواہش تھی کہ امریکہ سے بھی ہو آئیں رشتہ داروں سے ملاقات ہوجائے گی لیکن کہنے لگیں نہیں بس حضور سے ملنے کی خواہش تھی وہ پوری ہوگئی مزید سفر نہیں کرسکتی، حضور نے بھی ملاقات کے موقع پر خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا: ''آپا سلیمہ آپ نے بہت ہمت کی آنے کی'' اس طرح آپ کو حضرت مسیح موعود کے چار خلفاء کے دیدار کی توفیق ملی۔

آپ سلسلہ کے بزرگان، واقفین زندگی اور مربیان سلسلہ کا بے حد احترام کرتی تھیں اور ہمیں بھی اسی کی تلقین کرتی تھیں۔ اطاعت نظام اور اطاعت خلافت آپ کا شیوہ تھا۔ 2008ء میں خلافت جوبلی کے پروگرام بہت شوق سے دیکھتی اور سنتی تھیں، بیٹھ کر MTA دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی تو لیٹے لیٹے دیکھتی رہتیں۔ خلافت جوبلی میں ہونے والے لجنہ اور ناصرات کے پروگرام کے بارہ تفصیل سے دریافت کرتیں۔ خلافت جوبلی کے حوالے سے جو کتب پڑھنے کا پروگرام تھا وہ آپ نے پہلے ہی پڑھی ہوئی تھیں لیکن کوشش کرتیں کہ دوبارہ پڑھیں لیکن جب ہمت نہ ہوتی تو سن لیتیں۔ رسالہ الوصیت کا پرچہ ہوا تو آپ نے زبانی ہی حل کردیا۔ خلافت جوبلی کے جلسہ پر آپ کی صحت کافی کمزور تھی اس کے باوجود مجھے اور بچوں کو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ لندن جلسہ میں شمولیت کیلئے بھیجا کہ جاؤ بہت تاریخی موقع ہے۔ 27 مئی کو جب حضور کا MTA پر خطاب نشر ہوا تو آپ لیٹ کر دیکھ رہی تھیں لیکن جب عہد دہرانے کے لیے حضور نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر میرے ساتھ یہ عہد دہرالیں تو اطاعت میں بڑی چستی کے ساتھ کھڑی ہوگئیں اور کھڑے ہوکر سارا عہد دہرایا۔ بعد میں آپ نے اس فکر کا اظہار کیا کہ ہم اس عہد کو نبھانے والے کس طرح بنیں گے اور کہنے لگیں دعا کرو اللہ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کون جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ کس طرح اس عہد میں آپ کو آپ کے بیٹے کی شہادت کے ذریعہ سرخرو فرمائے گا۔ 8 ستمبر 2008ء کو جب آپ کے اکلوتے فرزند نے جام شہادت نوش کیا تو میرے لیے یہ بہت کٹھن مرحلہ تھا کہ کس طرح پھوپھو جان کو یہ اطلاع دوں۔ آپ کی صحت کافی کمزور تھی۔ پیارے آقا اور آپا جان کا فون آیا تو دونوں وجودوں نے بہت تسلی دی اور کہا کہ آپ سلیمہ کو بتا دو۔ پھر میں نے ہمت کی، میں نے کہا حضور کا فون آیا ہے ہم نے صبر کرنا ہے، آپ نے بہت ہمت کرنی ہے، اتنا کہنا تھا کہ وہ سب سمجھ گئیں فوراً کہنے لگیں ''اس کا مطلب ہے میرا بیٹا اس دنیا میں نہیں ہے، چلو مجھے فوراً اس کے پاس لے چلو''، میں آپ کے صبر پر بہت حیران تھی کہ آپ تعزیت پر آنے والے مہمانوں کو بھی کہہ رہی تھیں کہ ''دیکھو رونا نہیں میرا بیٹا تو شہید ہوا ہے اس نے بہت بڑا مقام حاصل کیا ہے''۔ آپ خود تو جنازہ کے ساتھ نہ جاسکتی تھیں لیکن مجھے اور بچوں کو بڑی ہمت کے ساتھ رخصت کیا۔ بیٹے کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے بعد پانچ ماہ کا عرصہ انتہائی صبر، ہمت اور حوصلہ سے گزارا۔ انہیں دیکھ کر ہمیں حوصلہ ہوتا تھا۔ میری ہمت بندھاتی رہتیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت اعزاز دیا ہے تم ایک شہید کی بیوی ہو کبھی غمگین نہ ہونا۔ جب 12 ستمبر کو حضور انور نے ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کے بارہ خطبہ ارشاد فرمایا تو رات کو ہمیں فون بھی کیا، آپ نے بے حد حوصلہ سے حضور سے بات کی اور کہا کہ ''میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہوں''۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خط میں بھی آپ کے حوصلہ کو سراہا۔

آخری وقت میں اکثر اپنے پاس بٹھا لیتیں اور کہتی کہ میرے پاس بیٹھ کر درود شریف پڑھو، ایک دن میرا بیٹا اسامہ پریشان ہوکر پاس بیٹھا تھا آپ اسے دیکھ کر مسکرائیں اور لطیفہ سنا کر اسے بھی ہنسا دیا۔ پردے کی آپ بہت پابند تھیں آخری عمر میں بھی ہسپتال جانا پسند نہ تھا۔ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کو بھی کہتیں کہ علاج ہوسکے تو گھر پر ہی کرنا مجھے دوسرے ڈاکٹروں کے حوالے نہ کرنا۔ آخری عمر تک آپ کی صحت ٹھیک تھی کوئی پیچیدہ بیماری نہ تھی۔ مورخہ 2 فروری 2009ء بروز سوموار آپ کی وفات ہوئی۔ وہ خط جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے کی شہادت پر آپ کو تحریر فرمایا پیش ہے:

مکرمہ محترمہ آپا سلیمہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم برادرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت کے بعد گو آپ سے فون پر بات ہوچکی ہے لیکن آپ سے خط کے ذریعہ سے بھی افسوس کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ شہید کی وفات بھی ایسی وفات ہے جس میں جذبات کے دو دھارے چل رہے ہوتے ہیں۔ ایک طرف جانے والے کا افسوس اور خاص طور پر اگر ایسی شخصیت ہو جو بہترین بیٹا، بہترین خاوند، بہترین باپ، بہترین جماعتی کارکن، نافع الناس اور خلافت سے وفا اور اخلاص کے تعلق میں صف اول کا وفا شعار اور مخلص۔ لیکن دوسری طرف ایسی موت پر رشک بھی آتا ہے۔ جو اس دنیا کی زندگی میں ہر دلعزیز رہا اور مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں فوری طور پر آگیا۔ جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے خود یہ اعلان فرمایا کہ گو وہ تم سے رخصت ہوا ہے لیکن مرا نہیں میری رضا کو پا کر ابدی جنتوں کا وارث بن گیا ہے۔

پس گو یہ صدمہ اس عمر میں آپ کے لئے بہت زیادہ ہوگا لیکن میں آپ سے فون پر بات کرکے حیران رہ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کو صبر اور حوصلہ دے کر حقیقت میں شہید کی ماں ہونے کا حقدار بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کو ہر غم سے محفوظ رکھے اپنے پیار کی آغوش میں لے لے۔ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

خاکسار

مرزا مسرور احمد

بیٹے کی شہادت پر MTA پر جو پروگرام بنا اس کے لیے انٹرویو میں آپ نے یہ کلمات کہے: ''ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور اللہ کے فرمان کے مطابق اناللہ پڑھتے ہیں اور ہم وہی کہتے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے اپنے پیارے بیٹے کی وفات پر کہا:

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعا کریں میرے بیٹے کی قربانی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود اور تمام خلفاء اور نانا حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کی معیت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور ہمارے دلوں کو اپنی طرف سے سکینت سے بھر دے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ دعا کریں ہمارا بھی خاتمہ بالخیر ہو''۔

حضور انور کی شفقت سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں اپنے بیٹے کے پہلو میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور میرے بچوں کو اپنے ان بزرگان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صبر اور حوصلہ کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

مکرم شاہد کریم صاحب

28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

مبارک احمد طاہر صاحب کا ذکر خیر

28 مئی کے عظیم خوش نصیبوں میں سے ایک وجود مبارک احمد طاہر صاحب ہیں۔ جن کو مؤرخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا داماد ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ مبارک احمد طاہر صاحب انتہائی متقی، رحم دل، ہنس مکھ اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔ ان کا وجود شرافت اور اخلاق کا بہترین نمونہ تھا۔ تمام رشتہ دار، دوست احباب، کولیگ یہاں تک کہ غیر احمدی اہل محلّہ بھی ان کی شرافت اور نرم رویہ کی وجہ سے دل سے ان کے معترف تھے۔ انہوں نے تمام زندگی کسی رشتہ دار یا اہل محلّہ کو کبھی معمولی شکایت کا موقع بھی نہ دیا بلکہ ہر شخص ان کی بہترین اخلاقی خوبیوں کی وجہ سے ان سے متأثر تھا اور دل سے مبارک صاحب کا احترام اور عزت کرتا تھا اور اس میں احمدی اور غیر احمدی کی کوئی تخصیص نہ تھی۔

محلّہ مدینہ کالونی والٹن لاہور میں مبارک صاحب ہمارے گھر سے ایک گھر کے فاصلہ پر رہتے تھے۔ یعنی ہمارے پڑوسی تھے۔ پوری گلی میں ہم احمدیوں کے صرف 2 ہی گھر تھے۔ لہٰذا ہر خوشی اور غمی میں ہم دونوں خاندان برابر کے شریک تھے۔ دونوں خاندانوں کے آپس میں انتہائی محبت اور پیار کے تعلقات تھے اور سب لوگ ایک دوسرے کو ذاتی طور پر جانتے تھے۔ یہ تعلق 25 سال تک قائم رہا۔ یہاں تک کہ 1990ء میں مبارک صاحب کی فیملی اعوان ٹاؤن میں منتقل ہوگئی۔ لیکن اس کے باوجود اکثر ماڈل ٹاؤن کی بیت الذکر میں جمعہ پر ان سے ملاقات ہوجاتی تھی۔ نیز ہم تمام بہن بھائیوں کی شادیوں میں مبارک صاحب کی فیملی نے اعوان ٹاؤن منتقل ہونے کے باوجود شرکت کی اور یہ سلسلہ 2008ء تک جاری رہا۔

مبارک احمد صاحب عمر میں مجھ سے تقریباً 18 سال بڑے تھے۔ لہٰذا میں انہیں مبارک بھائی جان کہتا تھا اور ان کا رویہ مجھ سے حقیقت میں ایک انتہائی شفیق، ہمدرد اور مہربان بھائی جیسا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میری عمر بمشکل 8 یا 9 سال تھی اور میں اطفال الاحمدیہ کا ممبر تھا تو پہلی مرتبہ مبارک بھائی جان ہی مجھے اپنی موٹر سائیکل پر دارالذکر میں تقریری مقابلہ میں شرکت کے لئے لے کر گئے تھے۔

اپریل 1982ء میں جب میری عمر گیارہ سال تھی۔ اس وقت مبارک صاحب کی شادی حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی بیٹی سے ربوہ میں ہوئی تھی اور میں بھی مبارک صاحب کی برات کے ساتھ لاہور سے ربوہ گیا تھا۔ ساری برات نے مبارک صاحب کی شادی کا کھانا تناول کرنے کے بعد خلیفہ وقت کے پیچھے بیت المبارک میں نماز ظہر ادا کی تھی۔ اس موقع پر حضور نے اپنے نکاح ثانی کا اعلان کیا تھا اور خطبہ نکاح بھی پڑھا تھا۔ 28 سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود مبارک بھائی جان کی شادی میں شرکت اور نکاح ثانی کے موقع پر حضور کے خطبہ کا منظر ابھی تک میری نگاہوں کے سامنے گھوم رہا ہے اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ صرف چند روز پہلے کا واقعہ ہو۔

مبارک صاحب آٹھ بہن بھائیوں میں سے دوسرے نمبر پر تھے۔ ان سے بڑی صرف ایک بہن تھی۔ یہی وجہ ہے کہ میٹرک کے بعد ایک بینک میں ٹائپسٹ کی حیثیت سے انہیں ملازمت کا آغاز کرنا پڑا تا کہ بڑی فیملی کی معاشی ذمہ داریوں میں اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹا سکیں۔ لیکن نامساعد حالات کے باوجود انہوں نے ساتھ ساتھ پرائیویٹ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ ملازمت کے دوران پہلے بی اے کیا پھر ایم اے کیا اور بینک کے مختلف کورسز بھی کئے۔ اپنی محنت، قابلیت، ایمانداری، پابندی وقت خدا کی راہ میں مالی قربانی اور والدین کی خدمت کی بدولت بینک میں ترقی کرتے کرتے وہ ٹائپسٹ سے بینک کے وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ جلیلہ تک جا پہنچے۔ شہادت کے وقت وہ نیشنل بینک میں نائب صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ بینک کے بہترین ملازم (Best Employee) کا کیش پرائز بھی حاصل کرچکے تھے۔ نیز سینئر پریذیڈنٹ کی پروموشن بھی ان کی ڈیو (Due) تھی۔

میں نے اپنے قریبی جاننے والوں میں مبارک صاحب کے علاوہ کسی کو ملازمت میں اس قدر ترقی کرتے نہیں دیکھا۔ خاص طور پر جب آپ احمدی بھی ہوں اور آپ کے پاس کسی قسم کی سفارش بھی نہ ہو اور دور بھی 1984ء سے 2010ء تک جب پاکستان میں احمدیت کی مخالفت اور احمدیوں کے ساتھ ناانصافی اور ظلم اپنے عروج پر ہو۔ مبارک صاحب کی اس بھرپور مخالفت کے دور میں ملازمت میں اس قدر حیرت انگیز ترقی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق تھا اور والدین کی فرمانبرداری اور خدمت کی بدولت خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ان پر ملازمت میں ترقیوں اور مالی فراخی کی صورت میں جاری تھی۔ یہاں تک کہ پہلے خدا تعالیٰ نے انہیں حضرت مولانا دوست محمد شاہد کی دامادی کے اعزاز سے نوازا اور پھر راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے اس عظیم رتبہ پر فائز کیا جس پر نہ صرف ان کی آئندہ نسلیں بلکہ عالمگیر جماعت احمدیہ بھی فخر کرتی رہے گی۔

مبارک صاحب نے اپنے خاندان میں عملی طور پر بڑے بھائی کا عظیم کردار ادا کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنی چھوٹی 5 بہنوں کی تعلیم حاصل کرنے میں بھرپور حوصلہ افزائی کی بلکہ تعلیمی اخراجات بھی خود برداشت کئے۔ آجکل کے مادی دور میں جبکہ ہر شخص کے لئے اپنے بیوی بچوں کے اخراجات برداشت کرنا بھی بڑا مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ وہاں مبارک صاحب نے نہ صرف اپنے بیوی بچوں کی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کیں بلکہ اپنے والدین کی بھرپور مالی خدمت کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ والد محترم کی وفات کے بعد چھوٹی بہنوں کی شادیوں کے تمام اخراجات بھی بڑی خوشدلی سے ادا کئے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی ان سے خوش ہوگیا اور انہیں راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے عظیم مقام پر فائز کیا۔

مبارک صاحب کی والدہ محترمہ انتہائی متقی، پرہیزگار، شفیق اور تہجد گزار بزرگ خاتون ہیں۔ مبارک صاحب ماشاء اللہ آٹھ بہن بھائی ہیں۔ لیکن اتنے بچوں کی ذمہ داریوں کے باوجود میں نے پچھلے 40 سال میں کبھی بھی ان کی والدہ کو نماز کے معاملہ میں ذرا بھی کوتاہی کرتے نہیں دیکھا۔ بلکہ ہمیشہ دعائیں کرتے اور نفل نمازیں پڑھتے پایا۔ مبارک صاحب اپنی نرم مزاجی، ہمدردانہ رویہ، جماعت احمدیہ سے محبت، تقویٰ اور پرہیزگاری غرض ہر خوبی میں اپنی عظیم والدہ کی ہو بہو تصویر تھے۔ میں نے ہمیشہ بچپن سے اب تک مبارک صاحب کی والدہ کو مثالی احمدی خاتون اور مبارک صاحب کے تمام خاندان کو قابل فخر احمدی گھرانہ پایا ہے۔ میرا یہ یقین واثق ہے کہ اگر تمام احمدی خواتین مبارک صاحب کی والدہ کی طرح نمازوں کی پابند جماعت احمدیہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ رکھنے والی اور اپنی اولاد کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرنے والی بن جائیں تو انتہائی کم وقت میں جماعت احمدیہ تمام دنیا پر غالب آسکتی ہے۔

مبارک صاحب جماعتی ذمہ داریوں کو بہت محبت کے ساتھ اور احسن رنگ میں ادا کرتے تھے۔ انہوں نے گھر کا ایک Portion (حصہ) خصوصی طور پر نماز سینٹر کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔ وہ اپنے بچوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے تھے کہ وہ جماعتی کاموں میں فعال کردار ادا کریں۔ مقامی جماعت احمدیہ کے اکثر اجلاسات ان کے گھر پر ہی منعقد ہوتے تھے۔ وہ جماعت کے عہدیداروں اور مربی سلسلہ کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کی بہترین میزبانی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ وہ سماجی بھلائی کے کاموں پر بھی دل کھول کر خرچ کرتے تھے اور موصی ہونے کی حیثیت سے بھی اپنے چندوں کی بروقت اور بھرپور ادائیگی کا ہر دم خیال رکھتے تھے۔

مبارک صاحب کے چھوٹے بھائی مبشر احمد عمر میں مجھ سے کافی بڑے ہیں لیکن ان کے ساتھ میرا تعلق ہمیشہ دوستانہ محبت کا رہا ہے۔ مبشر صاحب نے بتایا کہ جب مبارک صاحب کی ملازمت میں ترقی ہوئی اور انہوں نے موٹر سائیکل خریدا تو اپنا ایک ہزار روپیہ والا سائیکل بینک کے چوکیدار کو صرف دس روپیہ میں فروخت کردیا۔ جس پر مبشر صاحب کو بے حد افسوس ہوا کہ چھوٹا بھائی ہونے کی حیثیت سے انہیں سائیکل کی اشد ضرورت تھی۔ جب انہوں نے مبارک صاحب سے کہا کہ دس روپیہ میں فروخت کرنے سے بہتر تھا کہ آپ سائیکل چوکیدار کو مفت دے دیتے۔ اس پر مبارک صاحب نے کیا ہی عظیم جواب دیا۔

میں نے اسی وجہ سے سائیکل 10 روپیہ میں فروخت کیا ہے کہ چوکیدار کی عزت نفس متأثر نہ ہو۔ وہ یہ سمجھے کہ اس نے سائیکل خریدا ہے نہ کہ یہ سمجھے میں نے اس پر کوئی احسان کیا ہے۔

مبارک صاحب سے میری آخری ملاقات ان کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے سے چند ہفتے پہلے ماڈل ٹاؤن کی بیت الذکر میں نماز جمعہ کے موقع پر ہوئی تھی۔ جب میں برطانیہ سے پاکستان گیا ہوا تھا۔ اگرچہ ہماری یہ ملاقات پانچ سال کے طویل عرصہ کے بعد ہوئی تھی لیکن وہ اتنے خلوص اور محبت سے پیش آئے اور اس قدر دوستانہ رنگ میں ملے کہ محسوس ہی نہ ہوتا تھا کہ وہ عمر میں مجھ سے 18 سال بڑے ہیں۔

بلاشک وشبہ مبشر احمد کو مبارک صاحب کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے نتیجہ میں نہ صرف اپنے انتہائی مہربان اور مخلص بڑے بھائی کی جدائی کا سامنا ہے بلکہ اب چھ بہنوں کے اکیلے بھائی کی حیثیت سے زندگی کا ایک طویل فاصلہ بھی طے کرنا ہے۔ جس کے ہر مرحلہ پر نہ صرف انہیں اپنے عظیم بھائی کی کمی محسوس ہوگی بلکہ مبارک بھائی جان کی محبت بھری یادیں بھی ساری زندگی ان کے ساتھ رہیں گی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل وکرم سے مبشر صاحب کو نہ صرف یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ اپنے عظیم بھائی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی بہنوں کے لئے ایک سائبان درخت اور اپنے یتیم بھتیجوں کے لئے باپ کی سی راہنمائی فراہم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

المختصر یہ کہ مبارک احمد طاہر صاحب شہید صحیح معنوں میں ایک فرشتہ صفت انسان تھے۔ بہترین اخلاقی خوبیوں کا مجموعہ تھے۔ بہترین بھائی مخلص خاوند اور اطاعت گزار بیٹے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کی عظیم قربانی کے بدلے جماعت کو لازوال کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

تعلیمی ادارے اور شعبہ مشاورت و راہنمائی

ہمارے موجودہ نظام تعلیم میں guidance and counselling کے شعبہ کو نظرانداز کیا جارہا ہے اور جتنی اہمیت اس کو دی جانی چاہئے نہیں دی جاتی اور نہ ہی اس طرف کوئی توجہ دی جاتی ہے۔

نامور تعلیمی ادارے بھی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں پر تو بہت زور دیتے ہیں لیکن اس طرف توجہ کم دی جاتی ہے حالانکہ اِس شعبہ کا تعلق ہر طالب علم کے ساتھ ہوتا ہے وہ لائق ہو یا نالائق، ذہین ہو یا متوسط طبقے کا یا نچلے طبقے سے تعلق رکھتا ہو، شرارتی ہو یا مطیع و فرمانبردار۔ وہ مشاورت اور راہنمائی کا محتاج ہوتا ہے۔

تعلیمی ادارے طلبا کے جذباتی، معاشرتی اور نفسیاتی روّیوں کی تشکیل کرتے ہیں اور بچوں کی شخصیت اور کردار سازی کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لئے تعلیمی اداروں میں مشاورت اور راہنمائی کی سہولتیں میسر ہوں تو آئندہ نسلوں میں ہماری اقدار کی منتقلی آسان ہوجائے گی۔

مشاورت اور راہنمائی ہے کیا چیز۔ اِس کے معنی اور مفہوم کیا ہے؟ مشاورت سے مراد مشورہ لینا، رائے لینا، پوچھنا یا صلاح کرنا ہوتا ہے اور راہنمائی سے مراد راستہ دکھانا۔ راستے کی نشاندہی کرنا ہے تاکہ راہنمائی حاصل کرنے والا منزل تک پہنچ سکے۔

انسانی زندگی میں ہر کسی کو مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی اکیلا شخص اِن پر قابو نہیں پا سکتا اور یقیناً ہر فرد کے مسائل کی نوعیت مختلف ہوتی ہے اِس طرح بچوں کو مسائل کے حل کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے، گھر میں بچے کے مسائل کا حل اُس کے والدین اور بہن بھائی کرتے ہیں اور جب بچہ سکول جانا شروع کر دیتا ہے اُس کے مسائل اور راہنمائی کی نوعیت بدل جاتی ہے اور موجودہ دور کے جدید تقاضوں اور نت نئی ایجادات اور ذرائع ابلاغ کی وجہ سے نوجوان نسل کے روشن مستقبل کے لئے مشاورت اور راہنمائی کی ضرورت اور اہمیت اور بڑھ جاتی ہے اور خود خداتعالیٰ کی ذات نے خلق خدا کی راہنمائی کے لئے انبیاء مبعوث فرمائے اور مشاورت کا حکم دیا ہے۔

1۔ راہنمائی کے ذریعہ ایک انسان اپنے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرکے ان مسائل پر قابو پالیتا ہے۔

2۔ راہنمائی کا عمل افراد کی صلاحیتوں کی نشوونما میں مدد دیتا ہے تاکہ وہ زندگی کے تجربات کو سامنے رکھ کر اپنی مشکلات اور مسائل کو خود حل کر سکیں۔

راہنمائی کی کئی اقسام ہیں۔ تعلیمی، اخلاقی، معاشرتی، پیشہ ورانہ اور نفسیاتی۔ لیکن جہاں تک طلبا اور تعلیمی اداروں میں راہنمائی اور مشاورت کا تعلق ہے۔ یہ مشاورت اور راہنمائی کا عمل

☆ طلبا اور طلبا کے درمیان

☆ طلبا اور اساتذہ کے درمیان

☆ طلبا اور انتظامیہ کے درمیان

☆ طلبا، والدین اور اساتذہ کے درمیان ہوتا ہے۔

اگر مشاورت اور راہنمائی کے شعبہ کو منظّم اور مربوط کیا جائے تو ایسے طلبا جو کلاس میں یا سکول کے ماحول میں adjust نہیں ہو پاتے، اُن کی ذات کا مطالعہ کر کے سوال و جواب کے ذریعے اُس کی حرکات وسکنات، اُس کی کمپنی، اُس کے گھر کے ماحول کا جائزہ اور تجزیہ کر کے مسائل کا تعین کیا جائے کہ اُس کی نوعیت کیا ہے۔ جیسے ایک ڈاکٹر مرض کی تشخیص کے لئے لیبارٹری ٹیسٹ کروا کر مرض کا تعین کر کے دوائی کا استعمال کرتا ہے اِسی طرح ایک اُستاد جو guidance and counselling کے شعبہ سے متعلقہ ہے، پہلے جائزہ اور تجزیہ کر کے مرض کی تشخیص کرے گا اور پھر اس کا حل نکالے گا۔

بعض نادان اساتذہ تعلیمی اداروں میں ہر مرض کا علاج ڈنڈے اور سزا دینے سے کرتے ہیں، بچہ سکول سے چھٹیاں کرے، سکول جانے پر آمادہ نہ ہو، سکول لیٹ آئے، ہوم ورک کر کے نہ لائے، امتحان میں ناقص کارکردگی، کلاس میں شرارتی ہو، ڈسپلن کے معاملات ہوں۔ معاملہ کے پس منظر کو سمجھے بغیر سزا کے طریق کو اختیار کرتے ہیں جس سے بچے پڑھائی اور تعلیمی اداروں سے متنفر ہو کر پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے تمام معاملات جن کا ذکر خاکسار نے اوپر کیا ہے، سکول انتظامیہ کو چاہئے کہ ایسے بچوں کو تجربہ کار، سینئر اور گائیڈنس اور مشاورت کے ماہر اساتذہ کے سپرد کریں یقیناً وہ حالات و واقعات کا جائزہ لے کر بچے کی اصلاح کے لئے ایسا طریق کار ڈھونڈ نکالیں گے جس سے بچوں کی اصلاح ہو سکے۔

خاکسار اپنے تجربہ کی بنا پر یقین سے کہہ سکتا ہے کہ ساری زندگی چونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے شعبہ میں گزری ہے اسی لئے یہ میری آزمائی ہوئی باتیں ہیں، خاکسار نے ایسے بچوں کی اصلاح کی خاطر سینئر طلبا، والدین، اساتذہ کی مدد حاصل کر کے اور خود علیحدہ بلا کر سمجھا کر سینکڑوں بچوں کی اصلاح کی ہے۔ بعض دفعہ ایسے بچوں کو جو شرارتی ہوں trouble maker ہوں prefects کی ذمہ داری دے کر اصلاح کی جاتی رہی۔ طلباء کی seat بدل کر سیکشن بدل کر بعض اوقات ٹیچر تبدیل کر کے سکول بدل کر بھی بچوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ یہاں خاکسار ایک بڑے دلچسپ واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے، خاکسار اکثر بچوں کے مسائل کے بارے میں والدین کو صلاح مشورے کے لئے بلا لیتا تھا۔ ہماری جماعت کے ایک بزرگ کو خاکسار نے دو تین دفعہ دفتر بلایا، ایک دن تشریف لائے اور مجھے کہا کہ میں علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں، جب دفتر سے سب لوگ چلے گئے تو فرمانے لگے کہ میں اپنے بچے کی اصلاح کے بارے میں بے بس ہو چکا ہوں، مجھے یہاں نہ بلایا کریں، اب آپ خود اس کی نگرانی کریں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، آپ جائیں اور دعا کریں۔ انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے۔ چنانچہ خاکسار نے بعض اساتذہ اور طلباء کے ذمہ لگایا۔ مشاورت و راہنمائی کے نتیجہ میں غیر معمولی طور پر بچے میں انقلابی تبدیلی پیدا ہوئی اور اب وہ طالب علم بزرگ والد کے نام کو روشن کر رہا ہے۔ خدا کے فضل سے اُس نے نہ صرف اپنے تعلیمی کیرئیر میں غیر معمولی نتائج دکھلائے بلکہ اب ایک واقف زندگی کے طور پر جماعت میں ایک اعلیٰ عہدے پر کام کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔ الحمدللہ

میری تمام تعلیمی اداروں کے سربراہان سے اور خصوصاً جماعتی اداروں کی انتظامیہ سے استدعا ہے کہ اس شعبہ کے فعال کرنے سے اگر اللہ نے چاہا تو غیر معمولی نتائج برآمد ہوں گے اور سینکڑوں طلباء کا مستقبل سنور جائے گا۔

تعلیم اور راہنمائی کے نصب العین میں مطابقت پائی جاتی ہے، دونوں کا مقصد طالب علم کے لئے سکول، گھر اور معاشرے سے ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ آجکل کے جدید دور میں اس کی ضرورت اور اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری لیول میں ایسے مضامین کے گروپ بنا دیئے گئے ہیں تاکہ طلبا اپنے رجحانات اور صلاحیتوں کے مطابق مضامین کا چناؤ کرسکیں۔

تعلیمی اداروں میں مشاورت اور راہنمائی اس لئے بھی اہم ہے تاکہ طلباء اپنی صلاحیتوں اور رجحانات کے مطابق تعلیم حاصل کرسکیں۔

سکول میں بچوں میں باہمی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ اختلاف ان کی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر انہیں سکول میں بہتر مشاورت اور راہنمائی میسر آ جائے تو یہ بات بہتر مستقبل کی ضامن بن جاتی ہے۔ بعض بچے پڑھائی میں نہیں تو اچھے کھلاڑی اور اچھے مقرر ہوتے ہیں۔ اس لئے مشاورت اور راہنمائی کا عمل بچوں کو اپنی خداداد صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارے تمام تعلیمی ادارے اس شعبہ کی مدد سے طلبا کو بھرپور فائدہ پہنچانے کے قابل ہوجائیں۔ آمین ثم آمین

مرسلہ : مکرم ثاقب احمد صاحب

گلیشیئرز Glaciers

گلیشیئرز برف کے بڑے، متحرک پہاڑ ہیں۔ جو برف کے اوپر تلے جمی تہوں سے بنتے ہیں اور کشش ثقل کے تحت بتدریج ٹوٹتے اور حرکت کرتے ہیں۔ کرۂ ارض پر یہ تازہ پانی کے سب سے بڑے ذخائر ہیں۔ سمندروں کے بعد پانی کی سب سے زیادہ مقدار گلیشیئرز کی شکل میں پائی جاتی ہے۔

گلیشیئرز قطبین کے وسیع خطوں پر محیط ہیں۔ لیکن باقی کرۂ ارض میں صرف اونچے پہاڑوں پر ملتے ہیں۔ گلیشیئرز زمین کے خدوخال کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ ماضی کے مختلف ادوار میں کرۂ ارض کی سطح کے طبعی خدوخال کی تشکیل میں متحرک گلیشیئرز کا بڑا ہاتھ ہے۔

گلیشیئرز مائع کی طرح نہیں بلکہ ٹھوس کی طرح حرکت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے پیچھے گھٹنے اور کھرچنے کے نشان چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ گلیشیئر کا مرکز اطراف کے مقابلے میں اور اس کی سطح پیندے کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے حرکت کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گلیشیئر کے اطراف اور پیندے پر رگڑ کی قوت زیادہ لگتی ہے۔ گلیشیئر کی رفتار کا انحصار زیادہ تر برف کے حجم پر ہوتا ہے۔

گلیشیئر ہمیشہ حرکت میں رہتے ہیں۔ لیکن ان کی ظاہری حرکت کی شرح مذکورہ بالا عوامل کے تحت انتہائی کم بھی ہوسکتی ہے۔ اگر گلیشیئرز کے سروں پر برف پگھلنے کی رفتار ان کے آگے بڑھنے کی رفتار سے زیادہ ہے۔ تو گلیشیئر پیچھے ہٹتے نظر آتے ہیں اور اگر کنارے کم رفتار کے ساتھ پگھل رہے ہیں تو گلیشیئر آگے بڑھتے ہوئے لگتے ہیں۔ گلیشیئر صرف اس وقت ساکن لگتا ہے۔ جب کناروں کے پگھلنے اور گلیشیئرز کے آگے بڑھنے کی رفتار ایک سی ہوجاتی ہے۔

(ماخوذ اردو سائنس انسائیکلوپیڈیا)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد طاہر زمان صاحب معلم وقف جدید 32/N.P شرقی رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔
مورخہ 8/اپریل 2011ء کو جماعت احمدیہ چک نمبر 32/N.P شرقی رحیم یار خان میں طیب احمد ابن مکرم نعیم احمد طاہر صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی خاکسار نے عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی اور خاکسار نے ہی اس موقع پر عزیزم سے قرآن کریم کے حصص سنے اور مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ولادت

مکرم حکیم محمود احمد طالب صاحب جہلمی سابق کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ فائزہ احمد طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد طاہر صاحب ربوہ کو مورخہ 15 جنوری 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حفصہ ایمان تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ٹھیکیدار محمد شفیع صاحب کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی عمر دراز دے نیز نیک سیرت، خادمہ دین، صالحہ، نیک قسمت، خلافت سے وابستہ رہنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری منور احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔
میری والدہ محترمہ امۃ اللہ راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب شہید محراب پور سندھ کی دائیں آنکھ کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز آپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ سابق کارکن روزنامہ الفضل بڑھاپا، ضعف اور جسم میں دردوں کی وجہ سے علیل ہیں نیز معدہ بھی خراب رہتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تحریک جدید کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2005ء میں فرماتے ہیں کہ:
حضرت مصلح موعودؓ کے تحریک جدید کو جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ مربیان تیار ہوں جو بیرونی ملکوں میں جائیں، وہاں مشن کھولے جائیں، بیوت الذکر تعمیر کی جائیں اور (دین حق) احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ آپ نے ایک دفعہ بڑے درد سے فرمایا تھا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر بیت الذکر بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔
(روزنامہ الفضل 23 فروری 2006ء)
(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار اور مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی ضلع اٹک کے تایا زاد بھائی مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (ر) صوبیدار مرحوم آف واہ کینٹ مورخہ 11 مئی 2011ء کو بعد دوپہر ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دل کا آپریشن 28/اپریل کو ہونا تھا لیکن ایمرجنسی آجانے کی صورت میں نہ ہو سکا۔ پھر دو دفعہ آپریشن کیلئے تیار کر کے لے جایا جاتا رہا لیکن آپریشن نہ ہوا۔ مورخہ 6 مئی کو آپریشن ہوا لیکن ساتھ ہی سانس کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ بیہوشی کے عالم میں ہی دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ واہ کینٹ میں مکرم محمد شبیر شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بیت احمدیہ میں رات گیارہ بجے پڑھائی۔ تدفین بھی مقامی قبرستان میں ہی ہوئی۔ آپ بہت ہی ملنسار اور ہنس مکھ تھے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا ان کا شیوہ تھا۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ پیش آتے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم سہیل منیر صاحب، مکرم شکیل منیر صاحب کینیڈا، مکرم حافظ علی منیر صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ ڈاکٹر سلمیٰ منیر صاحبہ، مکرمہ عائشہ منیر صاحبہ ایک بھائی مکرم خلیل احمد سندھو صاحب، دو بہنیں مکرمہ بشریٰ عارف صاحبہ اور مکرمہ زاہدہ صاحبہ غمگین چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے کے علاوہ باقی سب غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

محمد علی جناح یونیورسٹی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

مارننگ پروگرام

بی بی اے: مارکیٹنگ، فنانس، ایچ آر ایم، بینکنگ اینڈ فنانس

بی ایس: کمپیوٹر سائنس، ٹیلی کمیونیکیشنز اینڈ سافٹ ویئر انجینئرنگ۔

اہلیت: انٹرمیڈیٹ (O-Level) کم از کم 45 فیصد نمبر

ایم بی اے: مارکیٹنگ، فنانس، ایچ آر ایم اینڈ بینکنگ اینڈ فنانس

اہلیت: بیچلر کم از کم 45 فیصد نمبر یا 2.5 سی جی پی اے کے ساتھ۔

ایوننگ پروگرام

ایم بی اے: مارکیٹنگ اینڈ فنانس، بینکنگ اینڈ فنانس، فنانس، مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، ایم آئی ایس

اہلیت: بیچلر میں کم از کم 45 فیصد مارکس یا 2.5 سی جی پی اے کے ساتھ

ایم ایس: کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویئر انجینئرنگ اینڈ نیٹ ورکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن

اہلیت: چار سالہ بی ایس یا مساوی ڈگری 2.5 سی جی پی اے کے ساتھ

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 3 جون 2011ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ www.jinnah.edu.pk کریں۔

فون: 021-111878787,021-3454332

منہاج یونیورسٹی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایوننگ پروگرام

ایم فل انگلش

اہلیت: ماسٹر کم از کم سیکنڈ ڈویژن/2.5 سی جی پی اے کے ساتھ۔

فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 مئی 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ www.mul.edu.pk کریں۔

فون: 042-35145621.6

(نظارت تعلیم)

انٹری ٹیسٹ سے قبل تیاری

جو طلباء حکومتی ادارہ جات میں (میڈیسن انجینئرنگ) وغیرہ کی فیلڈ میں اپلائی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے درجہ ذیل کاغذات مکمل کر لیں۔ کیونکہ داخلہ اور انٹری ٹیسٹ کے امتحان کیلئے درج ذیل کاغذات کی ضرورت پیش آتی ہے۔

ڈومیسائل 12 عدد فوٹو کاپیاں (تصدیق شدہ)

نیشنل کمپیوٹرائزڈ/ شناختی کارڈ کی 12 عدد (تصدیق شدہ) فوٹو کاپیاں

والد/ سرپرست کے شناختی کارڈ کی 12 عدد (تصدیق شدہ) فوٹو کاپیاں

برتھ سرٹیفکیٹ/ ''ب'' فارم کی 12 عدد (تصدیق شدہ) فوٹو کاپیاں

میٹرک کی سند اور رزلٹ کارڈ کی 12 عدد (تصدیق شدہ) فوٹو کاپیاں

فرسٹ ایئر کے رزلٹ کارڈ کی 12 عدد (تصدیق شدہ) فوٹو کاپیاں

پاسپورٹ سائز 12 عدد تصاویر کی پشت پر تصدیق کروانی ہوگی۔

او لیول، اے لیول کرنے والے طلباء داخلہ سے قبل آئی بی سی سی سے (Equivalence) سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں۔

(نظارت تعلیم)

شبابی
ہربل بریسٹ روغن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

خبریں

نیٹو ہیلی کاپٹرز کی پاکستانی چوکی پر شیلنگ 2 اہلکار زخمی

شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں نیٹو ہیلی کاپٹرز نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستانی فورسز کی چیک پوسٹ پر شیلنگ کی جس سے دو اہلکار زخمی ہو گئے۔ پاکستان نے واقعہ پر شدید احتجاج کرتے ہوئے فلیگ میٹنگ بلانے کا مطالبہ کردیا۔ پاکستانی فورسز کی جوابی فائرنگ کے نتیجہ میں نیٹو ہیلی کاپٹر واپس افغانستان چلے گئے۔ نیٹو ہیلی کاپٹروں کی پروازیں علاقے میں بیس منٹ تک جاری رہیں۔

القاعدہ راہنما ابوصہیب المکی کراچی سے گرفتار

القاعدہ کے اہم راہنما محمد علی قاسم یعقوب عرف ابوصہیب المکی کو کراچی سے گرفتار کرلیا گیا۔ آئی ایس پی آر کی طرف سے جاری بیان کے مطابق ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ المکی کا تعلق یمن سے ہے اور وہ پاک افغان سرحد پر براہ راست القاعدہ قیادت کے ساتھ رابطے میں تھا۔ خطہ میں القاعدہ کے نیٹ ورک کو سامنے لانے کے حوالے سے المکی کی گرفتاری بہت اہم ہے۔
کوئٹہ سے رپورٹر کے مطابق کوئٹہ میں ایف سی کی چوکی پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا، جوابی کارروائی پر 3 غیر ملکی خواتین سمیت 5 مبینہ خودکش حملہ آور ہلاک ہوگئے۔ ایک ایف سی اہلکار جاں بحق ہوا۔ حملہ آوروں کی گاڑی سے 2 کلو دھماکہ خیز مواد ڈیٹونیٹر اور روسی پاسپورٹ برآمد کر لئے گئے ہیں۔

ایبٹ آباد آپریشن کے بعد چین نے پاکستان نے کھل کر اظہار یکجہتی کیا

وزیراعظم گیلانی چین کے چار روزہ دورے کے پہلے مرحلہ پر شنگھائی پہنچ گئے۔ روانگی سے قبل چکلالہ ایئر بیس پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ چین پہلا ملک تھا جس نے ایبٹ آباد آپریشن کے بعد پاکستان سے کھل کر مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ چین دہشتگردی کے خلاف پاکستان کے کردار اور قربانیوں کو تسلیم کرتا ہے۔ عالمی برادری بھی تعاون کے فروغ پر توجہ دے، دورہ چین کے دوران انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے خطرات سے نمٹنے کے لئے انٹیلی جنس کے تبادلہ کے لئے قریبی تعاون پر بات چیت ہوگی۔

دہشتگردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی حمایت جاری رکھیں گے

چین نے کہا ہے کہ وہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی حمایت جاری رکھے گا۔ عالمی برادری دہشتگردی سے نبرد آزما ہونے کے لئے پاکستان کی مزید مدد کرے۔ چینی وزارت خارجہ کی ترجمان نے پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے دہشتگردی کے خلاف جنگ میں اہم کردار ادا کیا اور کر رہا ہے۔ اس جنگ میں پاکستان نے عظیم قربانیاں دی ہیں۔

آئندہ بجٹ میں بجلی کی قیمتوں میں 12 فیصد اضافے کا امکان

وفاقی حکومت نے آئی ایم ایف کے دباؤ پر آئندہ بجٹ میں بجلی کی قیمتوں میں 12 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں وزارت خزانہ نے تجویز تیار کی جو فنانس بل میں شامل کر کے پارلیمنٹ میں منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔ بتایا گیا ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں نئے مالی سال کے دوران مرحلہ وار اضافہ کیا جائے گا جبکہ سبسڈی بھی بتدریج کم کی جائے گی۔

پنجاب کے 5 ہزار سرکاری سکول پانی کی سہولت سے محروم

پنجاب کے 4 ہزار 975 سرکاری سکول میٹھے پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران بھی ان سکولوں میں سٹوڈنٹس کے پینے کے لئے میٹھے پانی کی سہولت فراہم نہیں کی گئی جس سے طلباء کو اذیت ناک صورتحال کا سامنا ہے، شدید گرمی کی پیاس کی شدت سے نڈھال طلباء پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ سکول انتظامیہ کی جانب سے متعدد بار حکومت کو پانی کی فراہمی بارے تحریر کیا گیا مگر کسی نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

پنجاب میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 15 سے 45 روپے تک سستا

پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن کے چیئرمین عاصم رضا کی صدارت میں وفد نے محکمہ خوراک پنجاب سے ملاقات کے بعد کھلی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں کمی کے بعد 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 15 سے 45 روپے تک کمی کا اعلان کیا ہے۔ جس کے بعد ماسوائے لاہور کے تمام صوبے میں آٹے کی ایکس مل قیمت 550 روپے جبکہ پرچون قیمت 563 روپے ہوگی تاہم لاہور میں ایکس مل قیمت 520 روپے اور پرچون قیمت 535 روپے ہوگی۔

صوبوں کو دی جانے والی باقی وزارتیں 30 جون تک حوالے کرنے کا فیصلہ

اٹھارہویں ترمیم کے تحت قائم عملدرآمد کمیشن نے صوبوں کو منتقل ہونے والی تمام وزارتوں کو 30 جون تک صوبوں کو منتقل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ کمیشن نے واضح کیا کہ 30 جون تک وزارت کھیل، وزارت ترقی خواتین اور وزارت ماحولیات اور وزارت صحت سمیت دیگر تمام وزارتوں کی منتقلی کے حوالے سے سفارشات جلد از جلد مکمل کر کے حکومت کو بھجوا دی جائیں گی تاکہ وقت کی کمی وزارتوں کی منتقلی کے کام میں حائل نہ ہو سکے۔

پاکستان ہمارے سفارتخانے اور قونصلیٹ کی سیکیورٹی کے لئے سخت اقدامات کرے

سعودی کابینہ نے کراچی میں سعودی قونصل خانہ کے ایک اہلکار کے دہشت گردی کے واقعہ میں جاں بحق ہونے کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور اسے مجرمانہ واقعہ قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان کی اس صلاحیت پر اعتماد کا اظہار کیا ہے کہ وہ دہشتگردی کے اس واقعہ میں ملوث مجرموں کو شناخت کر کے انصاف کے کٹہرے میں لائے گی۔ سعودی کابینہ نے حکومت پاکستان سے کہا ہے کہ وہ اسلام آباد سعودی سفارتخانہ اور کراچی میں قونصل خانہ کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لئے سخت اقدامات کرے۔

امریکہ نے پاک فوج کے 40 فیصد بلز کی ادائیگی روک لی

وال سٹریٹ جرنل نے انکشاف کیا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف فوجی آپریشن پر اٹھنے والے اخراجات اور معاوضوں کے ضمن میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ جرنل نے پینٹاگون کی دستاویزات کے حوالے سے کہا ہے کہ پاکستان نے فوجی سازوسامان، سپاہیوں کی رہائش، خوراک اور دوسری خدمات پر اٹھنے والے اخراجات کے ضمن میں 3.2 بلین ڈالر معاوضے کا مطالبہ کیا تھا جس میں امریکہ نے خاموشی سے 40 فیصد بلز کی ادائیگی روک لی ہے۔ یہ اخراجات جنوری 2009ء سے جون 2010ء تک کی درمیانی مدت کے ہیں۔

سندھ میں کنٹریکٹ پر بھرتی اساتذہ کو مستقل کرنے کا اعلان

سینئر وزیر سندھ برائے تعلیم وخواندگی پیر مظہر الحق نے کہا ہے کہ تمام کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے اساتذہ کو مستقل کیا جارہا ہے۔ یہ بات انہوں نے ورلڈ بینک اور یورپین یونین کے مشترکہ وفد سے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کے دوران کہی۔

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL
MILLS CORPORATION LTD
AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 19 مئی

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:03

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو ......
ہولزموپیتھی سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
0334-6372030
047-6214226

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868 Mob: 0333-6706870
Res:6212867
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

آزمائشی کمیٔ خون کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنے علاج خود کریں ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو ہربل فارما ہسپتال
www.drmazhar.com
0334-6372686 احمد نگر ربوہ

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FD-10